اسلام علیکم

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس بارے میں:

مکان کی تعمیر کے حوالے سے کچھ قوانین رائج ہیں جس میں ایک شرط یہ بھی ہوتی ہے کہ کم از کم متعین کردہ زمین کا حصہ (پلاٹ کے رقبہ کے لحاظ سے) لازمی آسمان کی طرف کھلا ہونا چاہئے۔ آج کل مکان کی تعمیر کے حوالے سے عمومی طور پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ مالک اپنی مرضی سے چاہے تو سو فیصد زمین پر بھی تعمیرات کر سکتا ہے اور سرکار کی طرف سے لگائی جانے والی پابندی ناجائز ہے۔ کچھ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر اس طرح کرنے کیلیے رشوت بھی دینا پڑے تو اسے فیس سمجھ کر دینا جائز ہے۔

اس کی یہ علت بیان کی جاتی ہے کہ بندہ زمین کا مطلق مالک ہے۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ کراچی میں زمین کے ڈی اے (KDA) کی جانب سے عام طور پر ننانوے (99) سالہ لیز (کرایہ داری) کی بنیاد پر مخصوص مصرف کے لیئے دی جاتی ہے اور اس میں واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ تعمیرات قانون کے مطابق ہونی چاہئے اور کسی پڑوسی کی روشنی اور ہوا وغیرہ سے رسائی میں خلل واقع نا ہو۔ یہ قوانین اسلیئے بنائے جاتے ہیں تاکہ انسانی معاشرے میں رواداری، اخوّت اور دوسروں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

اس طرح کی غیر قانونی تعمیرات کرنے سے مندرجہ ذیل خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں:

1. ملکی قوانین کی خلاف ورزی۔
2. رشوت دینا۔ بلکہ جائز سمجھ کر فیس کی طرح دینا۔
3. جھوٹ بولنا۔ جو نقشہ منظور کرایا جاتا ہے، تعمیرات اسکے برخلاف ہوتی ہیں۔
4. پڑوسیوں کی حق تلفی۔ انکی ہوا اور روشنی میں رکاوٹ ڈالنا۔
5. دوسرے کی زمین پر ناجائز قبضہ۔ جب پورا پلاٹ گھیر کر تعمیرات کی جاتی ہیں تو اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ مکان کی کھڑکیاں، بالکنی، پانی اور نکاسی کی لائنیں، داخلی گزرگاہ وغیرہ یا تو سرکاری زمین پر بنائی جاتی ہیں یا پڑوس کے پلاٹ میں تجاوز کر جاتی ہیں۔ چاہے زمین پر ہو یا کسی بالائی منزل پر ہو۔

دار الافتاء ۸۵/۲۲۲۷

کیا شریعت مطاہرہ کی روشنی میں اس طرح سے خلافِ قانون تعمیرات کی کوئی صورت یا گنجائش ہو سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

سوال میں مذکورہ قانون عوام کی مصلحت کی خاطر بنایا گیا ہے، لہذا اس قانون کے خلاف زمین پر تعمیر کی منظوری کیلئے حکومت سے جھوٹ بولنا اور رشوت دینا جائز نہیں ہے، اگرچہ فیس کے نام سے دی جائے کیونکہ حکومت کے وہ جائز قوانین جو مفادِ عامہ کی خاطر بنائے گئے ہوں ان پر عمل کرنا ضروری ہے خصوصاً جبکہ اس طرح تعمیر کرنے سے پڑوسیوں کی حق تلفی اور دوسرے کی زمین پر ناجائز قبضہ وغیرہ جیسی خرابیاں لازم آتی ہوں۔

البتہ اگر اس قانون پر عمل کرنے میں واقعۃً عملی دشواریاں ہوں، اور جن مقاصد کیلئے یہ قانون بنایا گیا ہے وہ مقاصد حکومت کی طرف سے متعینہ جگہ سے کم جگہ چھوڑنے کی صورت میں بھی حاصل ہو سکتے ہوں تو اس کیلئے مناسب یہ ہے کہ حکومت کے ساتھ گفت وشنید کر کے کوئی ایسا قانون منظور کرائے جائے جس میں مصلحت عامہ کی بھی رعایت ہو اور لوگوں کیلئے بھی قابل عمل ہو۔ ماخذہ تبویب: (۳۲۸/ ۸۳-۱۴۷۸/ ۵۴-۱۶۷۴/ ۸ بتصرف یسیر)

الدر المختار (٥/ ٤٢٢)

وفي ط عن الحموي أن صاحب البحر ذكر ناقلا عن أئمتنا أن طاعة الإمام في غير معصية واجبة فلو أمر بصوم وجب اهـ

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٥/ ٣٦٢)

وفي الفتح: ثم الرشوة أربعة أقسام: منها ما هو حرام على الآخذ والمعطي وهو الرشوة على تقليد القضاء والإمارة. الثاني: ارتشاء القاضي ليحكم وهو كذلك ولو القضاء بحق؛ لأنه واجب عليه

واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۸/ ربیع الاول/ ۱۴۴۲ھ
15/ نومبر/ ۲۰۲۰ء

زاہد اللہ
زاہد اللہ عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲۸/ ربیع الاول/ ۱۴۴۲ھ
۱۵/ نومبر/ ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۲۹/ ۳/ ۱۴۴۲ھ

صح
۲۸/ ۳/ ۱۴۴۲ھ

دار الافتاء ۲۲۲۷/ ۸۵ ۱۴۴۲/۳/۲ھ ۲۰۲۰/۱۱/۱۸
مفتی